تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University
Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	411 Code
Course Name:	Sociology-I (سوشیالوجی)
Class:	BA
Total Credit Hours	6
Total Assignments	4

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 2

سوال نمبر 1: ثقافتی تغیر کے اسباب اور نتائج پر تنقیدی بحث کریں۔ کیا جدیدیت اور گلوبلائزیشن پاکستانی ثقافت کے لیے تقویت کا باعث بن رہی ہیں یا چیلنج پیدا کر رہی ہیں؟ دلائل کے ساتھ وضاحت کریں۔

ثقافتی تغیر کے اسباب

ثقافت کسی بھی معاشرے میں مستقل نہیں رہتی بلکہ وقت کے ساتھ بدلتی ہے۔ ثقافتی تغیر (Cultural Change) کے درج ذیل اہم اسباب ہیں:

سبب	وضاحت	پاکستانی مثال
ٹیکنالوجی میں تبدیلی	نئی ایجادات اور ٹیکنالوجی لوگوں کے طرز زندگی، کام کرنے کے طریقوں اور سوچ کو بدل دیتی ہے۔	موبائل فون اور انٹرنیٹ نے رابطے، تفریح اور معلومات حاصل کرنے کے طریقے بدل دیے۔
معاشی تبدیلیاں	صنعت کاری، شہری کاری، اور معاشی ترقی ثقافتی اقدار کو متاثر کرتی ہے۔	زراعت سے صنعت کی طرف منتقلی نے دیہی ثقافت کو کمزور کیا اور شہری ثقافت کو فروغ دیا۔
سیاسی تبدیلیاں	حکومت کی پالیسیاں، قوانین، اور سیاسی نظام ثقافت کو تشکیل دیتے ہیں۔	ضیاء الحق کے دور میں مذہبی اقدار کو فروغ دیا گیا، جس نے ثقافت کو متاثر کیا۔
مذہبی تبدیلیاں	نئے مذہبی تصورات، فرقے، اور تحریکیں ثقافت کو بدلتی ہیں۔	صوفی ازم سے اہل حدیث اور دیوبندی تحریکوں کی طرف تبدیلی نے ثقافتی رسوم کو متاثر کیا۔
تعلیم اور شعور	تعلیم کی شرح بڑھنے سے تنقیدی سوچ اور نئے نظریات پھیلتے ہیں۔	خواتین کی تعلیم نے پردے، شادی اور خاندان کے روایتی تصورات کو چیلنج کیا۔
ذرائع ابلاغ	ٹی وی، فلم، سوشل میڈیا، اور انٹرنیٹ ثقافتی اقدار کو تیزی سے پھیلاتے اور بدلتے ہیں۔	ڈرامے اور فلمیں نئے فیشن، زبان، اور رویوں کو فروغ دیتی ہیں۔
روابط اور ہجرت	دوسری ثقافتوں کے ساتھ رابطہ (تجارت، سیاحت، ہجرت) ثقافتی تبادلے کا سبب بنتا ہے۔	پاکستانی ڈائیسپورا مغربی ثقافت کو واپس لا کر روایات کو متاثر کرتا ہے۔
قدرتی آفات اور ماحول	سیلاب، خشک سالی، زلزلے لوگوں کو ہجرت پر مجبور کرتے ہیں، جس سے ثقافت بدلتی ہے۔	2022 کے سیلاب کے بعد لوگوں نے اپنے گاؤں چھوڑے اور شہروں میں نئی طرز زندگی اپنائی۔

ثقافتی تغیر کے نتائج

نتیجہ	وضاحت	پاکستانی مثال
روایات کا زوال	پرانی رسومات اور روایات ختم ہو جاتی ہیں یا کمزور پڑ جاتی ہیں۔	مشترکہ خاندانوں کی جگہ اکیلا خاندان لے رہا ہے۔ شادیوں میں روایتی رسومات کی جگہ جدید تقریبات نے لے لی ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

نئی اقدار کا ظہور	نئے نظریات اور اقدار جنم لیتے ہیں۔	خواتین کی تعلیم اور ملازمت کو اب عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔
ثقافتی تصادم	پرانی اور نئی اقدار کے درمیان کشیدگی پیدا ہوتی ہے۔	بوڑھی اور نوجوان نسل کے درمیان لباس، زبان، اور شادی کے انتخاب پر اختلاف۔
ثقافتی اختلاط	مختلف ثقافتوں کے عناصر مل کر نئی ثقافت بناتے ہیں۔	پاکستانی کھانوں میں چینی اور مغربی عناصر شامل ہو گئے ہیں (چاؤمین، برگر)۔
شناخت کا بحران	لوگ نہ پرانی ثقافت کو چھوڑ سکتے ہیں نہ نئی کو مکمل اپنا سکتے ہیں۔	نوجوان مغربی لباس اور زبان تو اپناتے ہیں مگر گھر میں روایتی اقدار کے دباؤ میں رہتے ہیں۔

جدیدیت اور گلوبلائزیشن: پاکستانی ثقافت کے لیے تقویت یا چیلنج؟

جدیدیت (Modernity) کے اثرات

جدیدیت سے مراد صنعت کاری، شہری کاری، عقلیت، اور سائنسی رویوں کا فروغ ہے۔

تقویت کے دلائل:

- جدید تعلیم نے تنقیدی سوچ کو فروغ دیا ہے، جس سے لوگ اپنے حقوق کے بارے میں آگاہ ہوئے ہیں۔
- جدید ٹیکنالوجی نے معلومات تک رسائی آسان کر دی ہے، جس سے ثقافتی جمود ٹوٹا ہے۔
- خواتین کی تعلیم اور ملازمت نے انہیں بااختیار بنایا ہے، جس سے معاشرے میں ان کا کردار مضبوط ہوا ہے۔

چیلنج کے دلائل:

- جدیدیت نے روایتی خاندانی نظام کو کمزور کیا ہے، جس سے بزرگوں کی بے عزتی اور بچوں کی تربیت متاثر ہوئی ہے۔
- مادی ازم (Materialism) اور صارفیت (Consumerism) نے روحانی اور اخلاقی اقدار کو پس پشت ڈال دیا ہے۔
- مغربی طرز زندگی (لباس، کھانے، تفریح) نے پاکستانی ثقافت کی شناخت کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

گلوبلائزیشن (Globalization) کے اثرات

گلوبلائزیشن سے مراد دنیا بھر میں معاشی، ثقافتی اور سیاسی روابط کا تیز ہونا ہے۔

تقویت کے دلائل:

- پاکستانی ثقافت (کھانے، موسیقی، فلم) دنیا بھر میں پہچانی جانے لگی ہے (مثال: پاکستانی ڈرامے، قوالی، مصالحے)۔
- ڈائسپورا (بیرون ملک پاکستانی) پاکستانی ثقافت کو فروغ دے رہے ہیں اور اسے عالمی سطح پر متعارف کروا رہے ہیں۔
- گلوبلائزیشن نے پاکستانیوں کو دوسری ثقافتوں سے سیکھنے کا موقع دیا ہے، جس سے نئے خیالات (مثلاً ماحولیاتی تحفظ، انسانی حقوق) کو قبول کیا گیا ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

چیلنج کے دلائل:

- مغربی ثقافت (ہالی ووڈ، فاسٹ فوڈ، فیشن) پاکستانی ثقافت کو دبا رہی ہے، خاص طور پر نوجوان نسل میں۔
- مقامی زبانوں اور ادب کو انگریزی نے پیچھے دھکیل دیا ہے، جس سے ثقافتی ورثے کو خطرہ ہے۔
- روایتی دستکاری، موسیقی، اور فنون لطیفہ کی جگہ عالمی برانڈز اور مشہور شخصیات نے لے لی ہے۔
- ٹیلی ویژن اور سوشل میڈیا پر مغربی مواد کی بھرمار نے پاکستانی اقدار (حیا، شرم، خاندانی احترام) کو کمزور کیا ہے۔

تنقیدی تجزیہ

جدیدیت اور گلوبلائزیشن پاکستانی ثقافت کے لیے **دو دھاری تلوار** ہیں۔ ایک طرف، انہوں نے پاکستانی ثقافت کو عالمی نقشے پر لایا اور نئے مواقع فراہم کیے۔ دوسری طرف، انہوں نے روایتی اقدار اور شناخت کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

حقیقت پسندانہ نقطہ نظر:

- پاکستانی ثقافت کو مکمل طور پر روایتی رکھنا ناممکن ہے، جیسا کہ مکمل طور پر مغربیت بھی ناممکن اور ناپسندیدہ ہے۔
- بہترین راستہ یہ ہے کہ پاکستانی ثقافت **نئے عناصر کو اپنانے کے ساتھ ساتھ اپنی بنیادی اقدار (خاندانی نظام، مہمان نوازی، احترام) کو برقرار رکھے۔**
- مثال: انٹرنیٹ پر پاکستانی مواد (ڈرامے، گانے، تبصرے) کو فروغ دے کر مقامی ثقافت کو عالمی بنایا جا سکتا ہے، جبکہ غیر ملکی مواد کو فلٹر کرنے کی بجائے تنقیدی سوچ کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

نتیجہ: جدیدیت اور گلوبلائزیشن پاکستانی ثقافت کے لیے ایک چیلنج ضرور ہیں، لیکن یہ موقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ کلید یہ ہے کہ ثقافتی تبدیلی کو شعوری طور پر منظم کیا جائے، نہ کہ اسے اندھا دھند قبول کیا جائے اور نہ ہی سختی سے رد کیا جائے۔

سوال نمبر 2: سماجی ضابطے معاشرتی نظم و ضبط کے لیے کیوں ضروری سمجھے جاتے ہیں؟ کیا سخت سماجی ضابطے سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں یا فرد کی آزادی کو محدود کرتے ہیں؟ پاکستانی مثالوں کے ساتھ تجزیہ کریں۔

سماجی ضابطے (Social Norms) کی تعریف

سماجی ضابطے وہ غیر تحریری قواعد اور اصول ہیں جو یہ بتاتے ہیں کہ کسی معاشرے میں افراد کو کیسے برتاؤ کرنا چاہیے۔ یہ ضابطے معاشرے کی اقدار سے جنم لیتے ہیں اور ان کی خلاف ورزی پر سماجی سزا (تنقید، بائیکاٹ، مذاق) دی جاتی ہے۔

سماجی ضابطوں کی اہمیت (معاشرتی نظم و ضبط کے لیے)

پہلو	وضاحت

پیش قیاسی (Predictability)	ضابطے بتاتے ہیں کہ کسی صورت حال میں کیا توقع کی جائے، جس سے معاشرہ منظم رہتا ہے۔
تصادم میں کمی	جب سب ایک جیسے اصول مان لیں تو آپس میں جھگڑے کم ہوتے ہیں۔
شناخت کا ذریعہ	ضابطے معاشرے کی شناخت بناتے ہیں (مثال: پاکستانی معاشرے میں مہمان نوازی ایک ضابطہ ہے)۔
کنٹرول کا ذریعہ	قوانین کی طرح سخت نہیں، مگر ضابطے بھی افراد کے رویے کو کنٹرول کرتے ہیں (مثال: بڑوں کا احترام)۔
سماجی ہم آہنگی	مشترکہ ضابطے لوگوں کو آپس میں باندھتے ہیں اور یکجہتی پیدا کرتے ہیں۔

سخت سماجی ضابطے: ہم آہنگی بمقابلہ آزادی

یہ ایک پیچیدہ سوال ہے۔ سخت ضابطوں کے دونوں پہلو ہیں۔

(الف) سخت ضابطے سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں (موافق دلائل)

دلیل	وضاحت	پاکستانی مثال
اتحاد	جب سب ایک جیسے اصول مان لیں تو معاشرہ متحد رہتا ہے اور انتشار کم ہوتا ہے۔	قبائلی علاقوں میں "پشتونولی" کے سخت ضابطے نے طویل عرصے تک قبائل کو متحد رکھا۔
اخلاقیات کا تحفظ	سخت ضابطے معاشرے کو غیر اخلاقی رویوں سے بچاتے ہیں۔	پردے اور حیا کے ضابطے کو بہت سے پاکستانی خاندان اخلاقیات کا محافظ سمجھتے ہیں۔
بزرگوں کا احترام	سخت ضابطے بڑوں کی عزت کو یقینی بناتے ہیں، جس سے خاندانی نظام مضبوط رہتا ہے۔	پاکستانی معاشرے میں والدین کی نافرمانی کو بہت برا سمجھا جاتا ہے۔
روایت کا تسلسل	سخت ضابطے ثقافتی ورثے کو نسل در نسل منتقل کرتے ہیں۔	شادی کی رسومات (مہندی، بارات، ولیمہ) کو چھوڑنے والوں پر سماجی دباؤ ہوتا ہے۔

(ب) سخت ضابطے فرد کی آزادی کو محدود کرتے ہیں (مخالف دلائل)

دلیل	وضاحت	پاکستانی مثال
جبر اور دباؤ	افراد کو اپنی مرضی سے زندگی گزارنے کی بجائے معاشرے کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا پڑتا ہے۔	لڑکیوں کو اکثر زبردستی انجینئر یا ڈاکٹر نہیں بلکہ "معیوب" پیشوں (فیشن ڈیزائننگ، آرٹس) سے روکا جاتا ہے۔
اختراع کا جمود	سخت روایات نئے خیالات اور تبدیلی کو روکتی ہیں۔	دیہی علاقوں میں جدید زرعی طریقے اپنانے سے گریز کیا جاتا ہے کیونکہ "بزرگوں کا طریقہ بہتر ہے"۔
امتیاز اور عدم مساوات	سخت ضابطے اکثر کمزور طبقوں (خواتین، نچلی ذات، اقلیتوں) کے خلاف ہوتے ہیں۔	"عزت" کے نام پر خواتین کی نقل و حرکت اور شادی کے انتخاب پر پابندیاں۔
ذہنی دباؤ اور نفسیاتی مسائل	معاشرے کے خوف میں رہنے سے افراد ذہنی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں۔	طلاق یافتہ خواتین کو معاشرے میں شدید تعصب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پاکستانی مثالوں کے ساتھ تجزیہ

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

مثال نمبر 1: "عزت" کا تصور

پاکستانی معاشرے میں "عزت" ایک سخت سماجی ضابطہ ہے۔

- **ہم آہنگی کے لیے:** عزت کا تصور خاندانوں کو متحد رکھتا ہے، لوگوں کو برے کاموں سے روکتا ہے، اور سماجی نظم قائم رکھتا ہے۔
- **آزادی کی محدودیت کے لیے:** عزت کے نام پر خواتین کو گھروں میں قید کیا جاتا ہے، لڑکیوں کی شادی پسند پر نہیں ہوتی، اور بے عزتی کے خوف سے لوگ اپنے حقوق کے لیے آواز نہیں اٹھاتے۔

نتیجہ: "عزت" ایک دو دھاری تصور ہے۔ یہ معاشرے کو نظم دیتا ہے مگر فرد کی آزادی بھی چھین لیتا ہے۔

مثال نمبر 2: برادری اور قبیلے کا نظام

- **ہم آہنگی کے لیے:** برادری کے سخت ضابطے (مثلاً برادری میں شادی، ایک دوسرے کی مدد) نے نظام کو مضبوط رکھا ہے۔
- **آزادی کی محدودیت کے لیے:** برادری کے باہر شادی کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جاتی ہیں (یہاں تک کہ قتل بھی)۔ لوگوں کو اپنی برادری سے نکال دیا جاتا ہے، جس سے ان کی معاشی اور سماجی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔

توازن کی ضرورت

کسی بھی معاشرے کو سماجی ضابطوں اور انفرادی آزادی کے درمیان **توازن** پیدا کرنا چاہیے۔

حد سے زیادہ سخت ضابطے	حد سے زیادہ نرم ضابطے
جمود، جبر، استحصال	انتشار، بے راہ روی، اخلاقی زوال
افراد کی ذہنی اور جذباتی صحت تباہ	معاشرے کا شیرازہ بکھر جاتا ہے

پاکستان کے لیے تجاویز:

1. ان ضابطوں کو برقرار رکھا جائے جو حقیقی طور پر فلاح اور بھلائی کے لیے ہیں (مہمان نوازی، بڑوں کا احترام)۔
2. ان ضابطوں کو تبدیل کیا جائے جو امتیاز اور جبر کا باعث ہیں (خواتین پر پابندیاں، برادری میں زبردستی شادی)۔
3. افراد کو تنقیدی سوچ اور انتخاب کی آزادی دی جائے، تاکہ وہ خود فیصلہ کر سکیں کہ کون سا ضابطہ ماننا ہے۔

نتیجہ: سخت سماجی ضابطے معاشرتی ہم آہنگی تو پیدا کر سکتے ہیں، لیکن اکثر فرد کی آزادی کی قیمت پر۔ پاکستانی معاشرے کو ایسے ضابطوں کو نرم کرنے کی ضرورت ہے جو امتیازی اور جابرانہ ہوں، اور ان ضابطوں کو مضبوط کرنے کی جو فلاح عامہ کے لیے ہیں۔

سوال نمبر 3: نظریہ ذات (Self) کے حوالے سے جارج ہربرٹ میڈ اور چارلس ہارٹن کولی کے نظریات کا تقابلی جائزہ پیش کریں۔ ان نظریات کی موجودہ پاکستانی معاشرت میں افادیت پر بھی روشنی ڈالیں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

جارج ہربرٹ میڈ کا نظریہ ذات(George Herbert Mead's Theory of Self)

جارج ہربرٹ میڈ(1863-1931)ایک امریکی عمرانیات دان اور نفسیات دان تھے۔انہوں نے **تفاعلیت پسندی** (Symbolic Interactionism) کی بنیاد رکھی۔

نظریہ ذات کے اہم نکات:

نکات	وضاحت
ذات کا سماجی وجود	ذات (Self) پیدائشی نہیں بلکہ سماجی تعاملات سے وجود میں آتی ہے۔بچہ تنہائی میں ذات نہیں بنا سکتا۔
دو حصے "I" اور "Me":	"I" فرد کا خود مختار،بے ساختہ،اور تخلیقی حصہ ہے۔ "Me" معاشرے کے اصولوں،توقعات اور رویوں کو اندرونی شکل ہے۔
کھیل کا مرحلہ(Play Stage)	بچے دوسروں کا کردار ادا کرتے ہیں(ماں باپ،ڈاکٹر،ٹیچر)۔اس سے وہ دوسروں کے نقطہ نظر کو سمجھنا سیکھتے ہیں۔
مسابقہ کا مرحلہ(Game Stage)	بچہ ایک ساتھ کئی کرداروں کو سمجھنا سیکھتا ہے(مثلاً فٹ بال میں تمام کھلاڑیوں کے کردار)۔یہاں "تعمیم شدہ دوسرا" (Generalized Other) پیدا ہوتا ہے۔
تعمیم شدہ دوسرا (Generalized Other)	معاشرے کے مجموعی اصولوں اور اقدار کو اندرونی شکل دینا۔فرد سمجھتا ہے کہ "معاشرہ مجھ سے کیا توقع رکھتا ہے"۔

میڈ کے مطابق ذات کی تشکیل کے مراحل:

text

مرحلہ 1:تقلید – (Imitation) بچہ حرکات نقل کرتا ہے(2-3سال)

مرحلہ 2:کھیل – (Play) ایک کردار ادا کرتا ہے(3-6سال)

مرحلہ 3:مسابقہ – (Game) متعدد کردار سمجھتا ہے(6+سال)

چارلس ہارٹن کولی کا نظریہ ذات(Charles Horton Cooley's Theory of Self)

چارلس ہارٹن کولی(1864-1929)ایک امریکی عمرانیات دان تھے۔انہوں نے **"شیشے کا خود (Looking-Glass Self)"** کا تصور دیا۔

نظریہ ذات کے اہم نکات:

نکات	وضاحت
تین مراحل	1.ہم تصور کرتے ہیں کہ دوسرے ہمیں کیسے دیکھتے ہیں۔2.ہم تصور کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بارے میں کیسا فیصلہ کرتے ہیں۔3.ہم اس فیصلے پر جذباتی رد عمل دیتے ہیں(فخر یا شرم)۔
معاشرہ ایک آئینہ	دوسرے لوگ ایک آئینے کا کام کرتے ہیں جس میں ہم اپنا عکس دیکھتے ہیں۔اس عکس سے ہم اپنی ذات کو سمجھتے ہیں۔
ذات کا مسلسل عمل	خود کو دیکھنے کا یہ عمل زندگی بھر جاری رہتا ہے۔ہر نئے تعامل سے خود کا تصور بدلتا ہے۔

کولی کا فارمولا:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

text

خود کا تصور=(تصورِ دوسرے کا نظریہ)+(تصورِ دوسرے کا فیصلہ)+(جذباتی ردعمل)

میڈ اور کولی کا تقابلی جائزہ

پہلو	جارج ہربرٹ میڈ	چارلس ہارٹن کولی
بنیادی تصور	"I" اور "Me" کی تقسیم	شیشے کا خود (Looking-Glass Self)
زور	اندرونی مکالمے اور کردار ادا کرنے پر	دوسروں کے خیالات اور فیصلوں پر
ترقی کے مراحل	واضح مراحل (تقلید، کھیل، مسابقہ)	مسلسل عمل، کوئی واضح مراحل نہیں
کلیدی اصطلاح	تعمیم شدہ دوسرا (Generalized Other)	شیشے کا خود (Looking-Glass Self)
بنیاد	نفسیاتی اور عمرانیاتی (کردار ادا کرنا)	عمرانیاتی (سماجی تعاملات)
سماجی تعامل کا کردار	تعاملات سے "Me" بنتا ہے، جو "I" کو کنٹرول کرتا ہے	تعاملات سے خود کا تصور بنتا ہے
فرد کی آزادی	"I" میں تخلیق اور آزادی ہے	فرد کا انحصار دوسروں کی رائے پر زیادہ

ہم آہنگی: (Similarities)

- دونوں کا خیال ہے کہ ذات تنہائی میں نہیں بلکہ سماجی تعاملات سے بنتی ہے۔
- دونوں نے بچپن کی نشوونما پر زور دیا۔
- دونوں علامتی تعامل پسند ہیں۔

فرق: (Differences)

- میڈ زیادہ پیچیدہ اور منظم ہے، کولی نسبتاً آسان ہے۔
- میڈ میں فرد میں تخلیقی صلاحیت ("I") زیادہ ہے، کولی میں فرد دوسروں کی رائے کا زیادہ محتاج ہے۔
- میڈ نے مراحل دیے، کولی نے نہیں۔

پاکستانی معاشرت میں ان نظریات کی افادیت

میڈ کے نظریے کی افادیت

پہلو	پاکستانی تناظر	مثال
کرداروں کی تشکیل	پاکستانی بچے مختلف کردار (بڑے بھائی، بیٹا، طالب علم) ادا کر کے معاشرتی توقعات سیکھتے ہیں۔	ایک لڑکی کو بچپن سے "مہمان نوازی" اور "شرم وحیا" کے کردار سکھائے جاتے ہیں۔
تعمیم شدہ دوسرا	بچے یہ سمجھنا سیکھتے ہیں کہ "پاکستانی معاشرہ کیا پسند کرتا ہے اور کیا نہیں"۔	ایک نوجوان جاننے لگتا ہے کہ معاشرے میں "عزت" کی کیا اہمیت ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

تعلیم اور تربیت	اسکولوں اور کھیلوں کے میدانوں میں بچے مسابقہ کے مراحل سے گزرتے ہیں۔	سکول میں گروپ پروجیکٹس اور کھیلوں کی ٹیمیں بچوں کو دوسروں کے نقطہ نظر کو سمجھنا سکھاتی ہیں۔

کولی کے نظریے کی افادیت

پہلو	پاکستانی تناظر	مثال
شیشے کا خود	پاکستانی معاشرے میں دوسروں کی رائے کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ لوگ اپنی شناخت اس بنیاد پر بناتے ہیں کہ "لوگ کیا کہیں گے"۔	ایک لڑکی شادی سے پہلے اپنے رویے پر نظر رکھتی ہے کیونکہ اسے ڈر ہوتا ہے کہ لوگ کیا کہیں گے۔
سماجی دباؤ	کولی کا نظریہ بتاتا ہے کہ پاکستانیوں پر "سماجی دباؤ" کیوں زیادہ ہے۔	ایک شخص بڑے گھر میں رہتا ہے یا مہنگی گاڑی خریدتا ہے تاکہ دوسرے اسے کامیاب سمجھیں۔
ذہنی صحت	کولی کا نظریہ پاکستانی معاشرے میں ڈپریشن اور اضطراب کی وجوہات سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔	لوگ دوسروں کی رائے کے بارے میں بہت سوچتے ہیں، جس سے ذہنی دباؤ بڑھتا ہے۔

نتیجہ

میڈ اور کولی دونوں کے نظریات پاکستانی معاشرے میں فرد کی شناخت اور رویوں کو سمجھنے کے لیے انتہائی کارآمد ہیں۔ میڈ کا نظریہ بتاتا ہے کہ پاکستانی بچے کس طرح معاشرتی کردار سیکھتے ہیں، جبکہ کولی کا نظریہ بتاتا ہے کہ "لوگ کیا کہیں گے" کا دباؤ پاکستانیوں کی خود شناسی کو کیسے تشکیل دیتا ہے۔ ان نظریات کی روشنی میں پاکستانی معاشرے میں ذہنی صحت کے مسائل، تعلیمی پالیسیوں، اور خاندانی نظام کو بہتر طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر 4: سماجی ارتقاء کے تصور کی وضاحت کریں۔ ارتقاء کے تین مراحل کے قانون کو بیان کرتے ہوئے واضح کریں کہ کیا یہ نظریہ آج کے ترقی پذیر معاشروں، خصوصاً پاکستان، پر منطبق ہوتا ہے؟

سماجی ارتقاء (Social Evolution) کا تصور

سماجی ارتقاء سے مراد معاشروں میں وقت کے ساتھ آنے والی وہ تبدیلیاں ہیں جو سادہ سے پیچیدہ، غیر مہذب سے مہذب، اور چھوٹے سے بڑے کی طرف ہوتی ہیں۔ یہ نظریہ 19ویں صدی کے مفکرین (آگسٹ کومٹے، ہربرٹ سپنسر، لیوس ہنری مورگن) نے پیش کیا۔

چارلس ڈارون کے حیاتیاتی ارتقاء سے متاثر: جیسے جاندار آسان سے پیچیدہ ہوتے ہیں، ویسے ہی معاشرے بھی ارتقاء کے مراحل سے گزرتے ہیں۔

ارتقاء کے تین مراحل کا قانون (Law of Three Stages)

یہ قانون **آگسٹ کومٹے** (Auguste Comte) نے پیش کیا۔ ان کے مطابق انسانی فکر اور معاشرے تین مراحل سے گزرتے ہیں:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

مرحلہ	زمانہ	خصوصیات	معاشرتی نظام	پاکستانی مثال
مذہبی مرحلہ (Theological Stage)	قدیم دور (5000 ق م-1300 عیسوی)	لوگ قدرتی مظاہر کو دیوتاؤں، روحوں اور مافوق الفطرت طاقتوں سے جوڑتے تھے۔	فوجی حکومت، شاہی نظام (مصر، روم)	کچھ دیہات میں اب بھی بیماریوں کو "جنات" یا "جادو" سمجھا جاتا ہے۔ خشک سالی کے خلاف "مرثیہ خوانی" کی جاتی ہے۔
مابعد الطبیعیاتی مرحلہ (Metaphysical Stage)	1300-1800 عیسوی (نشاۃ ثانیہ سے روشن خیالی تک)	لوگ تجریدی قوتوں (قدرت، قانون) کو سمجھنے لگے۔ چرچ کے اختیار کو چیلنج کیا گیا۔	جمہوری اداروں کا آغاز، بادشاہوں کے اختیارات میں کمی	پاکستان میں وکلا اور دانشور اس مرحلے کی عکاسی کرتے ہیں۔ آئین اور قانون کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔
سائنسی مرحلہ (Positive/Scientific Stage)	1800 سے آج تک	لوگ سائنسی تحقیقات، مشاہدے، اور تجربات پر یقین رکھتے ہیں۔	صنعتی معاشرہ، جمہوریت، سیکولرازم	پاکستان میں ڈاکٹر، انجینئر، اور سائنسدان اس مرحلے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ لوگ ویکسینیشن پر یقین رکھتے ہیں (مگر کچھ اب بھی انکار کرتے ہیں)۔

کیا یہ نظریہ آج کے ترقی پذیر معاشروں (پاکستان) پر منطبق ہوتا ہے؟

منطبق ہونے کے دلائل (Yes)

دلیل	وضاحت	پاکستانی مثال
تینوں مراحل کا بیک وقت وجود	پاکستانی معاشرے میں تینوں مراحل ایک ساتھ موجود ہیں - دیہات میں مذہبی، شہروں میں مابعد الطبیعیاتی، اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے میں سائنسی۔	ایک ہی خاندان میں دادی جھاڑ پھونک پر یقین رکھتی ہیں (مذہبی)، باپ قانون اور سیاست میں دلچسپی رکھتا ہے (مابعد الطبیعیاتی)، بیٹا انجینئر ہے اور سائنس پر یقین رکھتا ہے (سائنسی)۔
وقت کے ساتھ تبدیلی	پاکستان میں وقت کے ساتھ مذہبی مرحلے سے سائنسی مرحلے کی طرف بڑھنے کے رجحانات ہیں۔	پولیو ویکسینیشن: پہلے لوگ انکار کرتے تھے (مذہبی)، اب زیادہ تر قبول کرتے ہیں (سائنسی)۔

منطبق نہ ہونے کے دلائل (No)

دلیل	وضاحت	پاکستانی مثال
لکیری نہیں بلکہ پیچیدہ	کومٹے نے سوچا کہ ترقی سیدھی لکیر میں ہوتی ہے، لیکن حقیقت میں یہ اتار چڑھاؤ والی ہے۔	پاکستان میں ضیاء الحق کے دور میں مذہبی مرحلے کی طرف واپسی ہوئی (سائنسی سے مذہبی کی طرف پیچھے جانا)۔
مختلف رفتار	مختلف شعبوں میں ترقی مختلف رفتار سے ہوتی ہے۔	پاکستان میں ٹیکنالوجی (موبائل، انٹرنیٹ) تیزی سے سائنسی مرحلے میں ہے، جبکہ زراعت اور تعلیم میں اب بھی مذہبی اور مابعد الطبیعیاتی مراحل کا غلبہ ہے۔
مغربی مرکزیت	کومٹے کا نظریہ مغربی معاشروں کے تجربے پر مبنی ہے، غیر مغربی معاشروں پر لاگو کرنا مشکل ہے۔	پاکستان میں مذہب کا کردار مغرب سے بہت مختلف ہے۔ مغرب میں سائنسی انقلاب نے مذہب کو نجی معاملہ بنا دیا، جبکہ پاکستان میں مذہب عوامی زندگی کا حصہ ہے۔
نظریاتی تنقید	مارکسسٹ اور تنقیدی مفکرین کہتے ہیں کہ یہ نظریہ سرمایہ دارانہ مغرب کو "سب سے اعلیٰ" ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے۔	پاکستان اپنا الگ راستہ (اسلامی جمہوریت) اختیار کرنا چاہتا ہے، نہ کہ مغربی سائنسی مرحلے کی کاپی۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

نتیجہ

کومٹے کا ارتقاء کا تین مراحل والا قانون **جزوی طور پر پاکستان پر منطبق ہوتا ہے**، لیکن مکمل طور پر نہیں۔ پاکستانی معاشرہ ایک **مخلوط معاشرہ** ہے جہاں تینوں مراحل (مذہبی، مابعد الطبیعیاتی، سائنسی) ایک ساتھ موجود ہیں۔ بعض شعبوں میں سائنسی سوچ بڑھ رہی ہے، جبکہ بعض شعبوں میں مذہبی سوچ اب بھی مضبوط ہے۔ اس لیے پاکستان کو اپنے سیاق و سباق کے مطابق ترقی کا راستہ خود ڈھونڈنا ہوگا، نہ کہ مغربی ارتقائی ماڈل کی اندھی تقلید کرنی ہوگی۔

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل پر نوٹ تحریر کریں۔

1. تصورات اور معاشرتی حقائق میں فرق (Concepts vs Social Facts)

تصورات (Concepts) کی تعریف

تصورات وہ ذہنی تعمیرات (Mental Constructs) ہیں جو کسی چیز، خیال، یا واقعے کے بارے میں ہماری سمجھ کو منظم کرتے ہیں۔ یہ تجریدی ہوتے ہیں اور ان کا براہ راست مشاہدہ نہیں کیا جا سکتا۔

مثالیں: محبت، انصاف، طبقہ، سماجی تحرک (Social Mobility)، روایت۔

معاشرتی حقائق (Social Facts) کی تعریف

ایمیل ڈرکھیم کے مطابق، معاشرتی حقائق وہ طرز عمل، سوچ اور احساسات ہیں جو فرد سے باہر موجود ہوتے ہیں اور اس پر جبر کرتے ہیں۔ ان کا براہ راست مشاہدہ کیا جا سکتا ہے یا ان کے اثرات محسوس کیے جا سکتے ہیں۔

مثالیں: شرح پیدائش، شرح اموات، شرح خودکشی، قانون، رسم و رواج، فیشن۔

تصورات اور معاشرتی حقائق میں فرق

بنیاد	تصورات (Concepts)	معاشرتی حقائق (Social Facts)
طبیعت	تجریدی، ذہنی	عملی، قابل مشاہدہ
وجود	ذہن میں (نظریاتی)	معاشرے میں (عملی)
پیمائش	براہ راست نہیں ماپے جا سکتے	پیمائش ممکن (اعداد و شمار میں لایا جا سکتا ہے)
جبر	جبر نہیں کرتے	فرد پر جبر کرتے ہیں
مثال	محبت، انصاف، عزت	شرح خواندگی، شرح جرم، شادی کی عمر کا اوسط
مطالعہ	فلسفہ، نظریاتی عمرانیات	تجرباتی عمرانیات (Empirical Sociology)

پاکستانی مثال:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

- **تصور:** "عزت" – یہ ایک تصور ہے۔ اسے ماپا نہیں جا سکتا، مگر لوگ اس کے لیے مرنے کو تیار ہیں۔
- **معاشرتی حقیقت:** شرح طلاق – (Divorce Rate) یہ ایک معاشرتی حقیقت ہے جسے اعداد و شمار میں لایا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں شرح طلاق کم ہے (مگر بڑھ رہی ہے)۔

2. سماجی ضابطوں کی اقسام اور ان کی اہمیت (Types of Social Norms and Their Importance)

سماجی ضابطوں کی اقسام

عمرانیات میں سماجی ضابطوں کو ان کی شدت اور نفاذ کے طریقے کے مطابق درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

قسم	تعریف	مثال	خلاف ورزی پر سزا
لوک ریتیں (Folkways)	روزمرہ کے معمولات اور آداب۔ ان کی خلاف ورزی پر سخت سزا نہیں ہوتی۔	کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، بڑوں کے سامنے بیٹھنے کا طریقہ، سلام کرنا۔	معمولی تنقید، مذاق اڑانا، بدتمیزی کا الزام۔
رسوم (Mores)	اخلاقی ضابطے جو معاشرے کے لیے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی خلاف ورزی پر سخت سزا ملتی ہے۔	سچ بولنا، بڑوں کا احترام، چوری نہ کرنا، بیوہ کی شادی کرنا (کچھ معاشروں میں)۔	سماجی بائیکاٹ، شہرت خراب ہونا، قانونی کارروائی (کچھ صورتوں میں)۔
قوانین (Laws)	تحریری ضابطے جو ریاست نافذ کرتی ہے۔ ان کی خلاف ورزی پر قانونی سزا ہوتی ہے۔	ٹریفک قوانین، چوری، قتل، دھوکہ دہی۔	جرمانہ، قید، سزائے موت۔

پاکستانی مثالوں کے ساتھ توضیح:

- **لوک ریتیں:** شادی میں مہندی کی رسم، عید پر ایک دوسرے سے ملنا، دعوت میں مہمان کی تواضع کرنا۔ اگر کوئی ان پر عمل نہ کرے تو لوگ اسے "بدتمیز" یا "غیر مہذب" کہیں گے۔
- **رسوم:** پاکستانی معاشرے میں "عزت" کا تصور (خواتین کا پردہ، بڑوں کی نافرمانی نہ کرنا، غیبت نہ کرنا)۔ خلاف ورزی پر خاندان والے شدید ناراض ہوتے ہیں اور "بے عزتی" کا الزام لگاتے ہیں۔
- **قوانین:** پاکستان میں چوری کی سزا (قید)، ٹریفک قوانین (جرمانہ)، قتل کی سزا (سزائے موت)۔

سماجی ضابطوں کی اہمیت

اہمیت	وضاحت	پاکستانی مثال
سماجی نظم (Social Order)	ضابطے لوگوں کے رویوں کو منظم کرتے ہیں، جس سے معاشرے میں انتشار نہیں ہوتا۔	ٹریفک قوانین سے سڑکوں پر حادثے کم ہوتے ہیں۔
تصادم میں کمی	مشترکہ ضابطے لوگوں کے درمیان اختلافات کم کرتے ہیں۔	شادی بیاہ کی رسومات پر سب متفق ہوں تو جھگڑے کم ہوتے ہیں۔
سماجی ہم آہنگی	ضابطے لوگوں کو آپس میں باندھتے ہیں، اجتماعی شناخت پیدا کرتے ہیں۔	پاکستانیوں میں مہمان نوازی ایک مشترکہ ضابطہ ہے، جو انہیں متحد کرتا ہے۔
کنٹرول اور استحکام	ضابطے (خاص طور پر قوانین) بدکردار لوگوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔	پولیس اور عدالتی نظام بدعنوانوں کو سزا دیتا ہے۔
ثقافتی ورثے کا تحفظ	ضابطے روایات اور اقدار کو نسل در نسل منتقل کرتے ہیں۔	شادی کی رسومات، تہوار، اور زبان کے ضابطے پاکستانی ثقافت کو زندہ رکھتے ہیں۔
سماجی تبدیلی کی راہنمائی	ضابطے یہ بھی بتاتے ہیں کہ تبدیلی کب اور کیسے آ سکتی ہے۔	پاکستان میں خواتین کی تعلیم کو قبول کرنے کے لیے نئے سماجی ضابطے بن رہے ہیں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

نتیجہ : سماجی ضابطے معاشرے کے استحکام، اتحاد اور تسلسل کے لیے ناگزیر ہیں۔ لوک ریتیں روزمرہ کی زندگی کو آسان بناتی ہیں، رسوم اخلاقیات کو برقرار رکھتی ہیں، اور قوانین ریاستی نظم کو یقینی بناتے ہیں۔ پاکستانی معاشرے میں ان تینوں اقسام کا توازن معاشرتی ہم آہنگی کے لیے ضروری ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔